معارف و حقائقِ الٰہیہ
کی الہامی دستاویز

فُتوح الغَیب

حضرت سیدنا
شیخ عبدالقادر غوثِ اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ

ترجمہ
محمد عبدالاحد قادری



قادری رِضوی کُتب خانہ : لاہور

معارف و حقائق الٰہیہ کی الہامی دستاویز

فتوح الغیب

حضرت سیدنا
شیخ عبدالقادر غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ

ترجمہ محمد عبدالاحد قادری

قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ——— فتوح الغیب

تصنیف لطیف ——— سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی البغدادیؒ

ترجمہ و ترتیب ——— محمد عبدالاحد قادری

نشان منزل ——— علامہ مولانا محمد تابش قصوری جامعہ نظامیہ لاہور

تصحیح ——— قاری نذیر احمد سعیدی

کمپوزنگ ——— عزیز کمپوزنگ سنٹر شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور

بار اول ——— رجب ۱۴۲۳ھ اکتوبر ۲۰۰۲ء

تحریک ——— چوہدری محمد ممتاز احمد قادری

ناشر ——— چوہدری عبدالمجید

ہدیہ ——— 66 روپے

ملنے کے پتے

- ☆ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور
- ☆ مکتبہ جمال کرم ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ اسلامی کتب خانہ اُردو بازار لاہور
- ☆ شبیر برادرز اُردو بازار لاہور
- ☆ الریاض پبلشرز اُردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

حسن ترتیب

ترجمہ: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی (کنزالایمان)

اَلْمَقَالَۃُ الثَّانِیَۃُ عَشَرَ (۱۲)

مال و دولت

حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ تجھے مال و جائیداد عطا فرمائے۔ تو اس مال و دولت کی وجہ سے اس کی عبادت سے منہ پھیر لے گا۔ تو اللہ تعالیٰ تیرے لئے دنیا و آخرت میں حجاب قائم کر دے گا۔ اور ایسا بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرا مال و دولت چھین لے اور تیرا حال بدل دے۔ اور منعم حقیقی سے منہ موڑ کر اس کی دی ہوئی نعمت کی طرف مشغول ہونے کی سزا کے طور پر وہ تجھے محتاج کر دے۔

اگر تو نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی بجا آوری میں مال و دولت کو حائل نہ ہونے دیا۔ تو وہ مال و دولت ہمیشہ کیلئے تجھے بخش دیا جائے گا اور اس میں ذرہ بھر بھی کمی نہ ہوگی۔ تو اپنے مولیٰ کریم کا خادم اور مال و دولت تیری خادم ہوگی پھر تو دنیا میں ناز و نعمت کی زندگی بسر کرے گا اور آخرت میں عزت و اکرام اور خوشحالی سے جنت الماویٰ میں صدیقین۔ شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔

اَلْمَقَالَۃُ الثَّالِثَۃُ عَشَرَ (۱۳)

تسلیم و رضا

حضرت غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نعمتوں کو حاصل کرنے اور مصیبت و تکلیف سے بچنے کی کوشش نہ کر۔ اس لئے کہ اگر نعمت تیری قسمت میں ہے تو تجھ کو ضرور مل کر رہے گی۔ تو اس کو طلب کر یا نہ پسند کرے اور اگر مصیبت و تکلیف تیری قسمت میں ہے اور تیرے لئے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے تو خواہ اسے ناپسند کرے یا دعاؤں کے ذریعہ اسے دور کرے۔ یا صبر کر اور جلدی جلدی اللہ تعالیٰ کو راضی

کرنے کی کوشش کرے تو وہ بھی مصیبت تجھ پر آکر رہے گی۔ بلکہ اپنے تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے تاکہ وہ خود تیرے اندر جلوہ گر ہو۔ پھر اگر تجھے نعمتیں عطا ہوں تو شکر بجالا۔ اور اگر مصیبت ہو تو صبر میں بے تکلیف مشغول ہو یا بلا تکلف صبر کر۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کی خاطر اس کو آزمائش نعمت یا خود اس میں معدوم اور فنا ہو جا۔

اور یہ معدومیت ان حالات کے اندازے کے موافق ہو جن سے تو دوچار ہے۔ اور جن سے تو اس خدا کے قرب منازل کی طرف منتقل کیا جارہا ہے جس کی عبادت اور جس سے تعلق کا تجھے حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ رفیق اعلیٰ تک تیری رسائی ہو جائے اور اس وقت تجھے سلف صالحین صدیقین اور شہداء کے مقام پر فائز کر دیا جائے۔

اور تو اپنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف گزر جانے والے ان بزرگوں کے منازل اور مقامات کا مشاہدہ کرے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی سعادت حاصل کی۔ اس کی بارگاہ سے نعمتیں مسرتیں اور امن و اعزاز کے انعامات حاصل کیے۔ مصائب کو اپنی طرف آنے دے ان کا راستہ چھوڑ دے اور دعاؤں کے ذریعے ان کا راستہ بند نہ کر اور مصائب کے آنے پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کر کیونکہ ان مصائب و آلام کی تکلیفیں جہنم کی آگ سے زیادہ تکلیف دہ نہیں ہیں۔

حدیث:۔

زمین و آسمان کے رہنے والوں میں سب سے عظیم المرتبت ہستی اور مخلوق کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

انّہٗ قال انّ نار جھنّم تقولُ لِلمُؤمِنِ جُزیَا مُؤمِن فَقَدْ اَطْفَا نُوْرُکَ لھبی

ترجمہ: کہ بے شک جہنم کی آگ مومن کو کہے گی اے مومن جلد گزر جا تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے۔

تو کیا اس مومن کا نور جس نے جہنم کے شعلوں کو بجھایا وہ اس نور کے علاوہ ہے جو نور اس کے پاس دنیا میں تھا۔ اور یہی نور مطیع اور گنہگار کے درمیان باعث امتیاز تھا۔ بس یہی

نور تیرے مصائب و آفات کے شعلوں کو بجھائے گا۔ لہٰذا تجھے چاہئے ایسا مقام پیدا کر کہ رضا الٰہی کے حصول اور صبر کی ٹھنڈک سے اپنے مصائب کی حدت اور گرمی کو بجھا دے یہ آزمائش تجھے ہلاک کرنے کیلئے نہیں بلکہ تجھے آزمانے کیلئے تیرے ایمان کی استقامت کا جائزہ لینے کیلئے تیرے یقین کی بنیاد کو مضبوط کرنے اور تجھ پر اللہ تعالیٰ کے اظہار فخر کی خوشخبری دینے آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ (سورۃ محمد)

ترجمہ: اور ضرور ہم تمہیں جانچیں گے یہاں تک کہ دیکھ لیں تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو۔ اور تمہاری خبریں آزمالیں۔ (کنز الایمان)

پھر جب تیرا ایمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ پختہ ہو جائے اور اس کے فعل میں تو اپنے یقین کیساتھ راضی ہوگیا اور یہ اس کی طرف سے توفیق اور احسان ہوگا۔ پس تو اس وقت ہمیشہ کیلئے صابر اور اس کے احکام کے آگے گردن جھکا دے۔ اپنے لئے اور کسی دوسرے کیلئے کوئی ایسی بات پیدا نہ کر جو امر و نہی کے دائرے سے باہر نکلی ہوئی ہو۔ جب اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کا معاملہ آجائے تو اسے غور سے سن اور بجالانے میں جلدی کر حکم سن کر آرام سے نہ بیٹھ بلکہ اس کی ادائیگی کیلئے فوراً کوشش کر اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فعل اور تقدیر کا بہانہ نہ بنا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی ادائیگی کے سلسلے میں اپنی پوری کوشش اور طاقت خرچ کر۔ اپنی پوری کوشش کے باوجود بھی اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری میں کمی یا کوتاہی ہو جائے تو عاجزی وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے التجاء کر اور معافی مانگ۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں کوتاہی اور عبادت خداوندی کے شرف سے محرومی کے اسباب پر غور کر شاید کہ اللہ تعالیٰ کے احکام میں یہ کوتاہی تیرے بلند دعوؤں کی نحوست دوران عبادت بے ادبی۔ تکبر۔ اپنی قوت بڑائی کے فخر۔ اعمال پر خود بینی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے نفس اور مخلوق کو شریک کرنے کے سبب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے دروازے سے روک دیا۔ اور تجھے اپنی عبادت و خدمت سے معزول کر دیا

اور اپنی توفیق کی مدد کو تجھ سے روک دیا۔ اور تجھ سے اپنی عنایات والطاف اٹھالی ہو۔ اور تجھ پر ناراضگی کے سبب تجھے تیری دنیا کی آزمائش۔ خواہشات۔ اور آرزوؤں امیدوں میں مشغول کر دیا ہو۔ تمہیں علم نہیں ہے کہ یہ ساری چیزیں تجھے اپنے خالق و مالک سے غافل کر دینے والی اور جس نے تجھے پیدا کیا اور پروش کی۔ تجھے دنیاوی مال و متاع کا مالک بنایا تجھے نعمتیں عطا کیں اور تجھ پر نوارش کی اس نظرعنایت سے محروم کر دینے والی ہیں۔ پرہیز کر۔ ڈرتا کہ یہ چیزیں (غیر اللہ) تجھے اپنے خالق و مالک سے غافل نہ کر دیں۔

اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے غیر اللہ ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں غیر اللہ کو قبول نہ کر۔ اس لئے اس نے تجھے اپنے لئے پیدا کیا۔ غیر اللہ میں مشغولیت ومحویت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے اعتراض کر کے اپنے اوپر ظلم نہ کر ورنہ اللہ تعالیٰ تجھے ایسی آگ میں ڈال دے گا جس کا ایندھن پتھر اور انسان ہیں۔ پھر تو اس وقت شرمندہ ہوگا یہ ندامت تجھے کوئی فائدہ نہ دے گی۔ اس وقت تو معذرت کرے گا لیکن تیرا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔ مدد مانگے گا مدد نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرے گا مگر اللہ تعالیٰ راضی نہ ہوگا۔ تو اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی اصلاح کیلئے دنیا میں واپس آنا چاہے گا لیکن ایسا نہیں ہوگا۔ اپنے آپ پر رحم کھا اور شفقت کر۔ اور عقل وعلم ایمان ومعرفت کی صورت میں جو تجھے آلات عطا کئے گئے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کام میں استعمال کر۔ او انہیں ہتھیاروں کی مدد سے تقدیر الٰہی کے اندھیروں میں اپنے مصائب کے بارے میں نور ہدایت طلب کر۔

امرونہی کی پابندی کر۔ اور ان کے ذریعے اپنے خالق یا لک کا قرب حاصل کر۔ امرونہی کے علاوہ تمام امور اس ذات کے سپرد کر دے جس نے تجھے پیدا کیا اور تیری نشوونما کی تو اس کی ذات کی نافرمانی نہ کر جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا تیری پرورش کی پانے کے قطرے سے تجھے ایک کامل انسان بنایا اس کے حکم کے خلاف کوئی ارادہ نہ کر اس نہی کے بغیر کسی چیز کو برا نہ سمجھ۔ دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے احکام پر اکتفا کر۔ اور دونوں مقامات اس کی منع کی ہوئی چیزوں کو برا جان۔ تیری ہر مراد اسی مراد کے تابع او ہر مکروہ اس کے مکروہ کے ساتھ

وابستہ ہو۔ جب تو اللہ تعالیٰ کے حکم کا پابند ہو جائیگا تو تمام کائنات تیرے حکم کے تابع ہوگی۔
جب تو اس کی منع کردہ چیزوں کو برا سمجھے گا۔ تو جہاں بھی ہوگا تمام ناپسندیدہ اشیاء تجھ سے دور ہو جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی نازل کردہ کتابوں میں فرمایا ہے۔

یَا ابْنَ آدَمَ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا اَقُوْلُ لِشَیْءٍ کُنْ فَیَکُوْنُ اَطِعْنِیْ اَجْعَلْکَ تَقُوْلُ لِشَیْءٍ کُنْ فَیَکُوْنُ

ترجمہ: اے ابن آدم میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کسی چیز کو کہتاہوں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے تو میری اطاعت کر میں تجھے ایسا کردوں گا تو کہے گا کسی چیز کو ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ اور فرمایا:

یَا دُنْیَا مَنْ خَدَمَنِیْ فَاخْدِمِیْهِ وَمَنْ خَدَمَکِ فَاتْعِبِیْهِ

ترجمہ: اے دنیا جو خدمت واطاعت کرے تو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت واطاعت کرے اس کو رنج وتکلیف میں رکھ۔

جس وقت اللہ تعالیٰ کی نہی کی بات آجائے تو اس کے آگے سر تسلیم خم۔ بے بس، زخمی دل اس کے علاوہ تنگ سینہ مردہ جسم خواہشات اور روایات سے پاک بشری عوارض سے مبرا۔ شہوات سے آزاد۔ گرے ہوئے تاریک خالی مکان کا ساکن۔ اور معدوم و بے نشان ہو جا۔ اس وقت گویا تیرے کان اس امر الٰہی سننے کے علاوہ بہرے تیری آنکھیں پٹی بندھی ہوئی دکھیاری یا مادر زاد اندھی ہو جائیں اور تیرے ہونٹ زخمی یا سوجے ہوئے ہوں۔ اور تیری زبان یوں ہو جیسے گونگی اور کند ہو۔ اور تیرے دانت یوں ہوں کہ وہ زخموں والے اور پیپ و ریشہ سے بھرے پراگندہ ہوں۔ اور تیرے ہاتھ ایسے شل ہوں کسی چیز کو پکڑنے یا اٹھانے سے عاجز ہوں۔ تیرے دونوں پاؤں زخمی (امر الٰہی کی مخالفت میں چلنے سے) اور سرزیدہ وشل ہوں۔ تیری نفسانی خواہشات ختم ہو کر رہ جائیں اور یوں معلوم ہو کہ یہ قوت اس کے علاوہ کسی اور بات کی طرف لگی ہوئی ہے اور تیرے پیٹ کا یہ حال ہو گویا کہ سیر ہے اور اسے کھانے کی کوئی

ضرورت نہیں۔ اور تیری عقل یوں ہو جیسے تو پاگل و دیوانہ فاسد العقل ہو۔ تیرا جسم ایسا ہو جیسا کہ مردہ ہے اور قبر کی طرف اٹھا کر جایا رہا ہے۔

پس تو اللہ تعالیٰ کے احکام غور سے سن کر اس کی ادائیگی کیلئے جلدی کوشش کرنی چاہئے اس طرح قضا و قدر کے سامنے فانی اور معدوم سمجھ کر منہیات سے اپنے آپ کو روکنا چاہیے اپنے مرض میں دوا کے طور پر یہی شربت استعمال کر۔ پس یہی غذائے الٰہی اور نسخہ ربانی ہے جو تجھے گناہوں کے امراض اور خواہشات نفسانی کے فتنوں سے محفوظ وصحت یاب رکھ کر قرب خداوندی عطا کرے گا۔

اَلْمَقَالَۃُ الرَّابِعَۃُ عَشَرَ (۱۴)

بندگان خدا

حضرت شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اے صاحب ہوش خواہشات کے پجاری مقبولان بارگاہ کی ہمسری کا دعویٰ نہ کر۔ اس لئے تو خواہش اور ہوش کی بندگی کرتا ہے۔ اور وہ اپنے خالق و مالک کی اتباع کرنے والے ہیں۔ جبکہ تجھے دنیا کی رغبت ہے اور ان بندگان خدا کی رغبت آخرت میں ہے۔

تیری نگاہ دنیا پر اٹکی ہوئی ہے جبکہ وہ آسمان و زمین کے پروردگار کے دیدار کی تجلیات سے مشرف ہیں۔ تیرا دلی لگاؤ مخلوق کے ساتھ ہے جبکہ ان کا روحانی رشتہ مالک عرش کے ساتھ وابستہ ہے۔ تو دنیا (کے ساز و سامان) میں دیکھتا ہے اس کا گرفتار ہو جاتا ہے لیکن ان کی نگاہ متاع دنیا پر نہیں بلکہ ان کے خالق و مالک پر ہوتی ہے۔ جس کا ظاہری آنکھوں سے نہیں (بلکہ دیدہ باطن سے) دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ (گروہ اصفیاء متاع دنیا سے) نجات حاصل کر کے فائز المرام ہو گئے۔ لیکن تو ابھی تک اپنی خواہشات میں گرفتار اور اسباب دنیا کا اسیر ہے۔ وہ مخلوق۔ خواہشات ارادے اور آرزوؤں سے نکل کر اللہ تعالیٰ کے قرب کی سعادت حاصل کر گئے اللہ تعالیٰ نے انہیں منتہائے عبادت یعنی اتباع۔ حمد و ثناء کے بلند مقامات پر فائز کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نئی شان ہوتی ہے۔ ایک جماعت کو مقام علیین کی طرف بلندی عطا فرماتا ہے۔ تو دوسری کا ٹھکانہ اسفل السافلین بناتا ہے۔ پھر جن کو مقام علیین کی طرف بلند کرتا ہے انہیں اسفل السافلین کی طرف گرادینے سے ڈراتا ہے اور انہیں اس مقام پر باقی رکھنے اور رفعت اور بلندی کے جس مقام پر وہ ہیں اس پر ان کی حفاظت کرنے کی امید دلاتا ہے۔ اور دوسری طرف اسفل السافلین والوں کو ہمیشہ اسی حالت میں رکھنے سے ڈرا کر اعلیٰ علیین کا امیدوار بناتا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں بیدار ہوگیا۔

اَلْمَقَالَةُ السَّادِسَةُ عَشَرَ (۱۶)

توکل علی اللہ کے درجات

الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی نعمتوں سے بے بہرہ ہے کہ تو نے محض مخلوقات اور دیگر اسباب وذرائع پر بھروسہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل توکل نہ کیا۔ پس رزق حلال اور اکل مسنون کے حصول میں مخلوقات تیرا حجاب ہے۔ اس لئے جب تک مخلوق سے تیرا رشتہ قائم ہے یعنی تو ان کے دست بخشش وعطا پر اپنی نگاہیں لگائے ہوئے ہے اپنی ضرورتوں کیلئے ان کے دروازوں کے طواف کر رہا ہے تو۔ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھہرنے کے جرم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ تجھے رزق حلال یعنی اپنے کسب سے روزی نہ کمانے کی وجہ سے سزا دے گا۔ اگر تو نے اپنے وسائل رزق حلال کی مخلوق کے ساتھ وابستگی منقطع کر لی اور اس طرح مخلوق کو اس کا شریک بنانے سے توبہ کر کے حلال روزی کے کسب میں مشغول ہوگیا اور حلال روزی کو ہی اپنی غذا بنایا اور اس پر مطمئن ہوگیا لیکن ان ساری باتوں کے باوجود تو اللہ تعالیٰ کے فضل وعنایت کو بھول گیا تب بھی تو مشرک ہے۔ مگر یہ شک پہلے کے مقابلے میں بہت معمولی ہے۔ چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ تجھے اپنے خاص فضل اور عنایت سے حجاب میں رکھے گا اور سزا دے گا۔ پھر جب تو نے اس سے توبہ کر لی اور شرک کا درمیان سے ازالہ کر دیا اور اپنی قوت اسباب اور ہنر پر اعتماد کیا اور تو نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ رزاق

ہے وہی اسباب پیدا کرنے والا ہے۔ان کو آسان کرنے والا۔کسب پر قوت دینے والا اور ہر بھلائی کی توفیق دینے والا ہے اور رزق کے تمام خزانے اس کے دست قدرت میں ہیں۔کبھی تجھے مخلوق کے ذریعہ پہنچاتا ہے جب کہ حالات آزمائش یا ریاضت میں تو ان سے مانگتا ہے یا جب تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے اور کبھی کسب کے ذریعہ سے معاوضہ کے طور پر عطا فرماتا ہے اور کبھی محض اپنے خصوصی فضل سے۔پس اگر تو سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹا اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ تیرے اور اپنے فضل کے درمیان حجابات اٹھالے گا۔تیرے حسب حال نعمت میں زیادتی فرمائے گا اور اپنی عنایت سے اس طرح ہر مشکل آسان کر دے گا جیسے ایک مہربان اور دوست طبیب مریض کیلئے تدبیر کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص امداد ہے جس کے ذریعے وہ تجھے غیر اللہ کی طرف مائل ہونے سے بچاتا ہے۔اور تجھے اپنے فضل وکرم سے مسرور کرتا ہے۔جب تیرے دل سے تمام ارادے اور خواہشات اور مطالب ختم ہو جائیں تے تو اللہ تعالیٰ کے ارادے کے سوا تیرے دل میں کچھ باقی نہیں رہے گا اور جب وہ چاہے گا تیرا حصہ جو تیرے مقدر میں لکھا جا چکا ہے جس میں تیرے کسی دوسرے کا کوئی حصہ نہیں ہے تجھے عطا فرمائے گا اور وہ تیرے دل میں اس کی طلب اور خواہش پیدا کرے گا اور حاجت کے وقت تیرا حصہ تجھے عطا کر دے گا اس کے بعد شکر ادا کرنے کی توفیق بخشے گا اور جتلا دے گا یہ نعمت اس کی طرف سے ہے اور وہ اس کا بھیجنے والا اور عطا کرنے والا ہے۔پھر تو اس وقت اس کا شکر بجا لائے گا اور اچھی طرح جان لے گا۔پھر یہ مخلوق سے بے تعلق اور لوگوں سے دور رہنے اور تیرے دل کے ماسوا اللہ سے خالی رہنے کا موجب ہوگا۔اس کے بعد جب تیرا علم اور یقین پختہ ہو جائے۔تیرا سینہ کھل جائے دل روشن ہو جائے گا تیرا مقام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بلند اور قرب زیادہ ہو جائے گا۔ اور تیری لیاقت و امانت اسرار الٰہی کی وجہ سے بڑھ جائے گی تو اس کے فضل وکرم عنایت سے تیری شرافت اور بزرگی کے باعث تیرا حصہ ملنے سے پہلے تجھے بتا دیا جائے گا کہ تیرا حصہ تجھے اب ملنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایتنا یوقنون (السجدہ)

ترجمہ: اور ہم نے ان میں سے کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم سے بتاتے جبکہ انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین لاتے تھے۔ (کنزالایمان)

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (سورۃ عنکبوت)

ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔ (کنزالایمان)

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے۔

واتقو اللہ ویعلمکم اللہ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔ (کنزالایمان)

پھر تجھے ظاہری اجازت کے ساتھ جس میں شک وشبہ کا غبار نہ ہوگا ایسی دلیل کے ساتھ جو سورج کی طرح چمکنے والی ہے لذیذ کلام کے ساتھ جو ہر لذیذ چیز سے زیادہ مزہ دار ہے۔ اور ایسے الہام کے ساتھ جو بلاشبہ سچا ہے اور نفس کی خاطر اور شیطان لعین کے وسوسوں سے پاک وصاف ہے عالم میں تصرفات کی قوت بخشی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔

یا ابن آدم انا اللہ لا الہ الا انا اقول للشیء کن فیکون واطعنی اجعلک تقول للشیء کن فیکون

ترجمہ: اے ابن آدم میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں کسی شے کو کہوں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے اور جب تو میری اطاعت کرے گا میں تجھے ایسا بنا دوں گا تو جب کسی چیز کو کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام صدیقین اولیاء کرام اور بنی آدم میں خاص بندوں کو ایسی روحانی قوتوں کا حامل بنایا ہے۔